فون نمبر ۲۹ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم یکشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ڈیڑھ آنہ

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۴ وفا ۱۳۴۵ھش ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۰

اخبار احمدیہ

—• مری ہلز ۲۳ جولائی بوقت ۹ بجے صبح بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت چند دن قبل درد گردہ کی وجہ سے بہت ناساز ہو گئی تھی۔ اب بفضلہ تعالےٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کریں۔

—• ربوہ ۲۳ جولائی کل حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ ٹمپریچر نارمل ہے۔ البتہ کمزوری ابھی ہے۔ ویسے عام طبیعت دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب سیرالیون (مغربی افریقہ) میں جماعت کے تعلیمی اداروں میں کام کرنے کے بعد پاکستان واپس تشریف لا رہے ہیں بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ آپ معہ اہل و عیال سیرالیون سے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب آپ کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کریں۔

—• کراچی (بذریعہ تار) محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی طرف سے کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المجیب شاہدہ انگلستان جانے کے لئے مورخہ ۲۴ جولائی بروز اتوار بوقت صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں آمین۔

—• ربوہ ۲۳ جولائی۔ امسال فاضل عربی (احمدیہ) کا امتحان ۲۷ جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔ اس میں جامعہ احمدیہ کے سات طلبہ بھی شامل ہو رہے ہیں احباب جماعت سے ان سب کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عطاء المجیب راشد ربوہ)

—• ربوہ ۲۳ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے پڑھائی آپ نے علم دین سیکھنے کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ایک نہایت ضروری تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص خواہ وہ کسی حرفہ سے تعلق رکھتا ہو ساتھ کے ساتھ دینی علوم میں دسترس حاصل کر کے خدمت دین کو اپنا مطمح نظر بنائے یہی وہ طریق ہے جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عمل کیا۔ اور اسی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب نے اس زمانہ میں عمل کر کے دکھایا۔ اس طریق کو اپنائے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک رسول اللہ کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو

انسان اللہ تعالےٰ کا محبوب نہیں بن سکتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرے

"یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔ یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے۔ اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو۔ نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اس نے کہا تو صرف نام پر خوش نہ ہو جا۔ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اسے دفن کر آیا۔ پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو۔ اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔

غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیئے کیونکہ جب تک اللہ تعالےٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہؐ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تاکہ تم خدا کے محبوب بنو۔"

(الحکم ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء

دین میں کارِ اصلاح کس طرح ہوتا ہے

(۲)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے واضح کیا ہے کہ کارِ اصلاح کس طرح انجام پاتا ہے اور کس طرح کفر و شرک کا سیلاب بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ مگر فرستادۂ حق ہی آخر میں کامیاب ہوتا ہے۔ بادی النظر میں خود فرستادۂ حق اور اس کے ساتھی بھی یہ دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ اور کہنے لگتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو اپنا وعدہ کب پورا کرے گا۔

لائلپوری ہفت روزہ لکھتا ہے

"مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی ہڈیاں بھی خاک میں مل چکیں مگر بجائے اصلاح کے فساد بڑھتا چلا جا رہا ہے۔"

اگر ہفت روزہ کے مدیر محترم اس امر پر بغیر تعصب کے غور کریں تو جو نتیجہ انہوں نے نکالا ہے اس کی غلطی ان پر واضح ہو جائے گی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھنے سمجھانے کی تو کچھ سکتے نہیں۔ ان کی غرض تو صرف اشتعال انگیزی ہوتی ہے چنانچہ احمدیت کے تعلق میں وہ لفظ "نبوت" کو ذریعہ اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ انہوں نے ختم نبوت کا ایک غلط تصور عوام کو دیا ہوا ہے۔ اس غلط تصور کے آڑ میں وہ اشتعال انگیزی کی بے پناہ عمارتیں اور ہوائی قلعے تیار کرتے ہیں۔ اور صابن کے بلبلوں کی طرح ہوا میں چھوڑتے رہتے ہیں۔ جن کو وہ شعلے سمجھتے ہیں حالانکہ وہ احمدیت کے جلانے کو ایسا کرتے ہیں۔ مگر احمدیت کا تو کچھ نہیں بگڑتا۔ خود انہیں کو بھسم کرتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ فتنے ان سے اٹھیں گے اور انہی کی طرف لوٹیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو یا تو یہ لوگ سمجھتے نہیں اور یا پھر دیدہ دانستہ اپنی فطرت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ایسا رنگ دیتے ہیں جس سے بادی الرائے ان کے فریب میں آجاتے ہیں۔ تاہم ہم یہاں اس دعوے کی حقیقت بیان کرنے کے لئے نہیں لکھ رہے۔ ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ اس ہفت روزہ کے مدیر محترم میں تلاش حق کا صحیح جذبہ بیدار کیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ آج جو فتنہ دنیا میں عالمگیر حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ کیا یہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام جن کی ہڈیاں خاک در خاک ہو چکی ہیں کی نبوتوں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے اٹھ رہا ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ نبی اللہ اگرچہ مادی لحاظ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ مگر روحانی لحاظ سے وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اسی لحاظ سے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ یعنی آپ کی نبوت قیامت تک رہنی ہے۔ اور آئندہ کوئی فرستادۂ حق جس کو اللہ تعالیٰ کارِ اصلاح کے لئے کھڑا کریگا۔ بغیر آپ کی اطاعت اور تتبع کے نہیں ہو سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے شریعت اسلامیہ کو کامل کر دیا ہے۔ اور اس میں نہ ایک شوشہ زیادہ ہو سکتا ہے نہ کم۔ اور قیامت تک اب اسلام ہی الٰہی مذہب رہیگا کیونکہ الٰہی مذہب کا اسلام آخری اور مکمل ایڈیشن ہے۔ جتنی شریعت کی دنیا کی فلاح کے لئے ضرورت تھی۔ اس کی تکمیل سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم

یعنی محمد صرف ایک رسول ہے۔ اس کے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کیا جائے۔ تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بیان ہے مگر لائلپوری ہفت روزہ کی دانست میں جب فرستادۂ حق فوت ہو جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں خاک میں مل جاتی ہیں اور اس کا کار اصلاح ختم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ تو ایک بیج بونے کے لئے آتا ہے۔ وہ اپنا نمونہ پیش کر کے ایک جماعت تیار کرتا ہے جو اس کی وفات کے بعد بھی کام جاری رکھتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے کامل نمونہ رکھ دیا اور ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پوری طرح پہنچا دیا۔ مگر فتح اسلام کا کام آپ کی وفات پر ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی جاری رہا۔ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ کفر و شرک کو پوری ڈھیل دیتا ہے۔ تاکہ کار اصلاح کا نتیجہ ایسا پڑے کہ کفر و شرک کی جڑیں تک اکھڑ جائیں۔ اگر ہفت روزہ کے بیان کو لیا جائے۔ تو اس کا مطلب تو نعوذ باللہ یہ ہوگا کہ آج جو عالمگیر فتنہ عظیم برپا ہے۔ اس کے پیش نظر نعوذ باللہ ختم نبوت بھی ناکام ہو چکی ہے۔ مگر ہمارا عقیدہ یہ نہیں ہے۔ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو ان پیشگوئیوں کے لحاظ سے ہونا چاہیئے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس آخری زمانہ کے لئے کی ہوئی ہیں۔ جن میں کفر و شرک کے کمال کا ذکر دجال اور یاجوج ماجوج کے لشکروں کے کھل جانے سے کیا گیا ہے۔ اور پھر انہی پیشگوئیوں میں کہا گیا ہے کہ مسیح موعود اور الامام المہدی مبعوث ہوں گے جو ان کا قلع قمع کریں گے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کے مطابق یہ دونوں پہلو ایک ہی شخصیت کی صورت میں نمودار ہوئے ہیں۔ دجال اور یاجوج ماجوج کے مقابلہ کے لئے آنے والا میدان میں نکلے گا اور ایک جماعت تیار کرے گا جو اس وقت تک ان شیطانی طاقتوں سے نبرد آزما رہے گی۔ جب تک ان پر فتح نہ پالے اور اس کی فتح یقینی ہے کیونکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیر محدود طاقتیں ہونگی۔ اور یہ کام ایک سال دو سال ایک صدی دو صدی کا بھی نہیں بلکہ کم از کم تین صدیوں میں سرانجام پائے گا۔ کفر و شرک کے شیاطین اپنے پورے ساز و سامان میدان میں لائیں گے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ ان کا سیلاب روز بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور سعید روحیں پکار دیں گی۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کب پورے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ایک بشر کی مادی حیات تین صدیوں تک قائم نہیں رہ سکتی۔ آنے والا بظاہر وفات پا جائے گا۔ مگر وہ ایک ایسی جماعت تیار کر جائے گا۔ جو اس کے کام کو تکمیل تک پہنچائے گی۔ اور یہ سب کچھ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی "ختم نبوت" کے ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ آپ ہی کی نبوت قیامت تک رہنی ہے۔ اب جو فرستادۂ حق کھڑا ہوگا وہ اسی نبوت کے فیض سے یہ کام کریگا۔ اور اس کی جماعت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے فیض سے بنی فرستادۂ حق کے ذریعہ یہ جدوجہد جاری رکھے گی۔ تا آنکہ تین سو سال میں دجال نمک کی طرح گھل جائے گا۔ اور یاجوج ماجوج کے عساکر تباہ ہو جائیں گے۔ وان اللہ مع الصابرین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے رو براہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

محترم خان بہادر حافظ چوہدری نعمت خاں صاحب مرحوم

کا

ذِکرِ خیر

(محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

۴-جولائی ۱۹۶۶ء کی درمیانی
شب کو سب محترم خان بہادر چوہدری
نعمت خاں صاحب بعمر ۹۰ سال واصل بحق
ہو گئے۔ وانا الیہ راجعون۔
۱۵ رجولائی ۱۹۶۶ء کو مرحوم کا جنازہ ربوہ
لایا گیا۔ نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاءؔ
صاحب ...وم کا جنازہ پڑھا اور بہشتی مقبرہ
میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے دعا
کرائی اور تدفین میں کثیر احباب
شامل ...

...دری صاحب مرحوم موضع بیگم پور
...ضلع ... کے رہنے والے تھے اے۔بی
...کہاب کا مضمون لے کر آپ نے بی۔اے
...پاس کے کچھ عرصہ بعد ۱۹۰۴ء میں
...منصف مقرر ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے
بطور ڈسٹرکٹ جج ۱۹۳۶ء میں
...ریٹائر ہوئے۔ گویا آپ نے ۳۲ سال
...کی اور اس کے بعد ۳۰ سال تک
...پائی۔

...ملازمت کے دوران میں ہی قرآن شریف
...یاد اور ہمیشہ قرآن شریف کا دور
...رکھا۔ اور آخری بیماری تک
...شریف کا دور کرنا آپ کا معمول
...قرآنی حقائق و معارف سے آپ کو
...دلبستگی اور شغف تھا۔ اور اسلامی
...قرآن شریف سے نکالتے تھے جو
...ہی لطیف نکات پر مبنی ہوتا تھا۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے آپ ۳۲ سال
...جج رہے اور پنجاب کے مختلف اضلاع
...تعینات رہے۔ بطور جج دو باتیں آپ کے
...نہایت معروف اور ممتاز تھیں۔ آپکی
...دیانت اور امانت اور بے لاگ انصاف کا
...دور دور تک شہرہ تھا۔ اس کے علاوہ
...معاملہ فہمی اور قانون دانی میں آپ کو بے نظیر
...حاصل تھی اور جو ڈیشنل افسر اور بڑے
...بڑے قابل وکلاء آپ کی قانونی قابلیت کا
...لوہا مانتے تھے۔ کسی کی شخصیت سے انصاف
...کے معاملہ میں آپ متاثر نہ ہوتے تھے۔ اور

آپ کا قاعدہ تھا کہ ہر مقدمہ کا فیصلہ دو ٹوک اور کانٹے کی تول کرتے۔ جتنا عرصہ آپ ملازم رہے خدا ترسی سے آپنے اپنے فرائض منصبی ادا کئے اور پنجاب بھر میں بہت کم ایسے جوڈیشنل حکام ہوں گے جو چوہدری صاحب مرحوم کے مرتبہ تک پہنچ سکیں۔ جو شخص جج کی حالت میں قرآن شریف حفظ کرے اور قرآن شریف کا ورد اس کا معمول ہو ضروری ہے کہ اس کے فیصلے خدا ترسی اور بے لاگ انصاف پر مبنی ہوں۔ گویا آپ کی ملازمت بھی خلق اللہ کی خدمت اور ایک قسم کی عبادت تھی۔

آپ کے احمدی ہونے کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ آپ کو غیر مبائعین کا لٹریچر دستیاب ہوا۔ اُس کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے تحقیقِ حق کرنی چاہی اور مبائعین کا لٹریچر بھی بغور مطالعہ کیا۔ بطور جج کے آپ کو حق و باطل کے پرکھنے میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ دونوں طرف کے دلائل کا موازنہ کرنے کے بعد آپ نے بڑے انشراح صدر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی۔

چونکہ آپ بڑے معاملہ فہم اور تجربہ کار شخص تھے اس لئے جماعتی کاموں میں آپ کو مشورہ دینے کا موقع ملتا رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مقرر کردہ کمیٹیوں میں بہت دفعہ آپ کو شامل کیا گیا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اکثر مرتبہ آپ کو ایک نہ ایک اجلاس کی صدارت کرنے کا موقع ملا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض آپ کو بجٹ کمیٹی کا صدر بھی مقرر فرمایا کرتے تھے۔

اپنے تقوےٰ اور اخلاص کی وجہ سے آپ جماعت کے کاموں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ اگرچہ آپ بعد میں آئے تھے۔

دو سال گزرے ایک بہت بڑا سانحہ آپ پر گزرا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کا بڑا بیٹا اور ایک پوتا اچانک قتل ہو گئے۔ یہ بڑا المناک اور روح فرسا واقعہ تھا۔ خاکسار مع احباب کے آپ کے گاؤں میں پہنچا اور مَیں نے درد بھری آواز میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور اس کے سوا کوئی بات آپ کی زبان پر نہیں آئی۔ صرف یہ کہا کہ اچھا کل آپ یہاں گاؤں میں آکر مرحومین کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ چنانچہ دوسرے دن گاؤں میں ہی جنازہ پڑھا گیا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ لیکن چوہدری صاحب مرحوم صبر، سکون اور رضا بالقضاء کے پیکر نظر آتے تھے۔ گزشتہ دو سال میں خاکسار اکثر آپ سے ملتا رہا کیونکہ اس واقعہ قتل کے کچھ عرصہ بعد آپ نے گاؤں سے سکونت چھوڑ کر شہر لائل پور میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ جب بھی مجھے ملاقات کا موقعہ ملا مَیں نے دیکھا کہ آپ اللہ تعالےٰ کی تقدیر پر بطمانیتِ قلب راضی ہیں اور مشیتِ ایزدی پر صابر و شاکر ہیں۔ کبھی ایک دفعہ بھی کوئی حرفِ شکایت آپ کی زبان پر نہیں آیا۔ اس بات کا آپ کو بہت خیال تھا کہ آپ کے مرحوم بیٹے کی لڑکیاں قابلِ شادی ہیں ان کے اٹھانے کا کوئی انتظام ہونا چاہئیے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ انتظام آپ کی زندگی میں ہی ہو گیا اور آپ کی دو پوتیوں کی شادی اور رخصت آپکے ہاتھوں سے ہی انجام پذیر ہوئی۔

گزشتہ ۳ سال ہوئے کہ آپ کی بینائی رفتہ رفتہ کمزور ہوتی گئی اور آنکھ کا اپریشن کامیاب نہ ہوا۔ نظر بالکل کمزور ہو گئی لیکن ایسی حالت میں آپ الفضل پڑھوا کر سنتے تھے اور سلسلہ کے حالات سے ہر طرح واقف رہتے تھے۔

گزشتہ سال آپ نے اپنی جائداد کی قیمت لگوانی چاہی۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی کی اجازت سے خاکسار نے ایک کمیشن مقرر کیا اور مرحوم نے جو قیمت اپنی جائداد کی تحود مقرر کی تھی کمیشن نے بھی جانچ پڑتال کرنے کے بعد اُس قیمت کو درست قرار دیا۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے اس تشخیص کو منظور فرمایا۔ یہاں پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے کہ موصی احباب کو اس بات کا فکر ہونا چاہئیے کہ وہ حتی الوسع اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت اور جائداد کا حصہ ادا کر دیں تو بڑے اطمینان اور سہولت کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ ورنہ بعض دفعہ بعض روکیں اور دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے ۱۹۲۷ء میں وصیت کی۔ گویا انتالیس سال حصہ آمد ادا کیا۔ بوقتِ وفات حصہ آمد کا حساب بالکل صاف تھا۔

چوہدری صاحب مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جو دُنیا میں ہوتے ہیں مگر دنیا کے نہیں ہوتے ؎

آشنایانِ رہِ عشق دریں بحرِ عمیق
غرقہ گشتند و نہ گشتند بہ آب آلود

غرضیکہ چوہدری صاحب مرحوم ایک پاکباز زندگی گزار کر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔

فی مقعد صدقٍ عند ملیکٍ مقتدر

آپ کے پسماندگان میں تین بیٹے کئی پوتے اور پوتیاں ہیں۔ بڑا لڑکا چوہدری نصر اللہ خاں پاکستانی فوج میں کرنیل ہے۔ خدا تعالےٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو +

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپکی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حفاظتِ قرآن کا عظیم الشّان معجزہ

انّا نحن نزّلنا الذِّکر وانّا لہٗ لحافظون کا وعدۂ الٰہی

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ۔ جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

(قسط ۴)

(۶) قرآن مجید کی معنوی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجددین کے سلسلہ کا اجراء فرمایا۔ ہمارے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ نے قرآن مجید کی معنوی و لفظی حفاظت فرمائی ۔ ناسخ و منسوخ ۔ وفات و حیاتِ مسیحؑ مسئلہ وحی و الہام وغیرہ مسائل میں آپ نے تمام امت کی راہنمائی فرما کر قرآن مجید کی معنوی حفاظت فرمائی۔

(۷) معنوی حفاظت کرتے ہوئے سینکڑوں مفسروں نے قرآن مجید کی تفاسیر لکھیں۔ بعض تفاسیر کئی کئی سو جلدوں پر مشتمل ہیں جیسے "تفسیر حدائق ذات بھجة" ۵۰۰ جلدوں میں ہے۔ تفسیر "القند" ۳۰۰ جلدوں میں ہے اور کتاب الاستغناء ۱۰۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔ (فن تفسیر مرزا عزیز فیضانی) "تفسیر انوار الفجر" از قاضی ابوبکر بن العربی ۵۴۳ھ اسّی جلدوں پر مشتمل ہے۔ "تفسیر الاذفوی" از شیخ محمد بن علی ۳۸۸ھ ۱۲۰ جلدوں میں۔ "تفسیر علائی" از شیخ محمد بن عبد الرحمٰن بخاری ۵۴۸ھ ایک ہزار جلدوں میں اور "تفسیر الاستغناء" از شیخ ابوبکر محمد ۸۰۸ھ ایک ہزار جلد میں مکمل ہوئی۔ (تاریخ القرآن ۔ عبد الصمد صارم صفحہ ۱۱۸ ۔ جید برقی پریس ۱۳۵۹ھ)

(۸) قرآن مجید کے علوم ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور مسلمان اس کے تازہ بتازہ پھلوں سے سیر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور ہماری جماعت کے دیگر بزرگ علماء نے قرآن مجید کے نئے سے نئے علوم و معارف اور حقائق و دقائق بیان کئے ہیں۔ اور قرآنی علوم کے سوتے آئندہ بھی پھوٹتے رہیں گے۔ جوں جوں نئی نئی چیزیں ایجاد ہوں گی قرآن مجید کی شان دوبالا ہوتی چلی جائے گی۔ قرآنی پیشگوئیوں کے ظہور سے قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کی دھاک دلوں میں قائم ہو جائے گی۔

(۹) قرآن مجید ایک کامل کتاب ہے جس میں کوئی کمی اور نقص نہیں اور نہ کسی اضافہ کی گنجائش اور امکان ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً ۔ اگر کسی کتاب میں اضافہ کا امکان ہو تو وہ کتاب مکمل متصوّر نہیں ہو سکتی — یہ شرف قرآن مجید کو حاصل ہے کہ اس کا ذاتی دعوےٰ اور اندرونی شہادت اسکی تکمیل پر موجود ہے۔ پہلی الہامی کتب میں سے کسی کتاب کا ایسا دعوےٰ نہیں ہے اور اسی حقیقت کی بنا پر قرآن مجید جوں کا توں محفوظ چلا آ رہا ہے۔ رسولٌ من اللہ یتلوا صحفاً مطھّرۃً ۔ فیھا کتبٌ قیّمۃٌ (سورۃ البیّنۃ آیت ۳-۴) اس پاکیزہ صحیفہ میں ایک ایک روحانی صداقت موجود ہے۔ کسی بڑے سے بڑے زبان عالم ۔ بڑے سے بڑے دانشور ۔ بڑے سے بڑے مفکّر اور سیاست دان کو اس کتاب میں اضافہ کی جرأت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ کتاب اکمل کتاب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"..... لیکن قرآن کریم کی تعلیم کو جو دوسری تعلیموں پر کمال درجہ کی فوقیت ہے تو اس کی دو وجوہ ہیں۔

اوّل یہ کہ پہلے نبی اپنے زمانہ کے جمیع بنی آدم کے لئے مبعوث نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ صرف اپنی ایک خاص قوم کے لئے بھیجے جاتے تھے جو خاص استعدادیں محدود اور خاص طور کے عادات اور عقائد اور اخلاق اور روش میں قابلِ اصلاح ہوتے تھے۔ پس اس وجہ سے وہ کتابیں قانون مختص القوم کی طرح ہو کر صرف اسی حد تک اپنے ساتھ ہدایت لاتی تھیں جو اس خاص قوم کے مناسب حال اور ان کے پیمانہ استعداد کے موافق ہوتی تھی۔

دوسری وجہ یہ کہ ان انبیاء علیہم السلام کو ایسی شریعت ملتی تھی جو ایک خاص زمانہ تک محدود ہوتی تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کتابوں میں یہ ارادہ نہیں کیا تھا کہ دنیا کے اخیر تک وہ ہدایتیں جاری رہیں اس لئے وہ کتابیں قانون مختص الزمان کی طرح ہو کر صرف اسی زمانہ کی حد تک ہدایت لاتی تھیں جو ان کتابوں کی پابندی کا زمانہ حکمتِ الٰہی نے اندازہ کر رکھا تھا۔

یہ دونوں قسم کے نقص جو ہم نے بیان کئے ہیں، قرآن کریم بکلّی ان سے مبرّا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے اتارنے سے اللہ جلّ شانہٗ کا یہ مقصد تھا کہ وہ تمام بنی آدم اور تمام زمانوں اور تمام استعدادوں کی اصلاح و تکمیل اور تربیت کر سکے اور اسلام کی پوری شکل اور پوری عظمت بنی آدم پر ظاہر ہو۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام مطبع ریاض ہند صفحہ ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸)

پھر حضورؑ فرماتے ہیں :-

"..... قرآن کریم ہر ایک قسم کی تعلیم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہر ایک غلط عقیدہ یا بُری تعلیم جو دنیا میں ممکن ہے اس کے استیصال کے لئے کافی تعلیم اس میں موجود ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عمیق حکمت و تصرّف ہے۔ چونکہ کامل کتاب نے آ کر کامل اصلاح کرنی تھی ضرور تھا کہ اس کے نزول کے وقت اس کے جائے نزول میں بیماری بھی کامل طور پر ہو تا کہ ہر ایک بیماری کا کامل علاج مہیا کیا جائے۔ سو اس جزیرہ میں کامل طور سے بیمار (لوگ موجود) تھے اور جن میں وہ تمام روحانی بیماریاں موجود تھیں جو اس وقت یا اس کے بعد آئندہ نسلوں کو لاحق ہونے والی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن شریف نے کل شریعت کی تکمیل کی۔ دوسری کتابوں کے نزول کے وقت نہ یہ ضرورت تھی نہ ان میں ایسی کامل تعلیم ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۸)

مسیحیوں نے قرآن مجید پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں ان اعتراضات کا رد حفاظتِ قرآن سے متعلق ہے۔ انکے اعتراضات اور جوابات لکھنے سے قبل ایک اصل بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مسیحیوں کے ہی محققین اور ممتاز علماء اس بات کا اقرار کر چکے ہیں (جیسا کہ ہم قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں) کہ قرآن مجید غیر محرّف و غیر مبدل کتاب ہے اور بائیبل اور انجیل کو اسکے مقابلہ میں پیش کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے دو مختلف چیزوں کو جن میں ذرہ بھر بھی مشابہت نہیں ہے اسکے مقابلہ میں پیش کیا جائے لہٰذا قرآن مجید پر ان کا کوئی اعتراض معقول متصوّر نہیں ہو سکتا۔

پہلا اعتراض :- ایک اعتراض ان کی طرف سے یہ اٹھایا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے غیر عربی الفاظ موجود ہیں لہٰذا قرآن مجید متعدد افراد کی کوشش سے معرضِ وجود میں آیا ہے۔

جواب :- (۱) بیشتر مفسرین یہ بات تسلیم کرتے آئے ہیں کہ قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ موجود ہیں۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اتقان میں اس سے متعلق بڑی دلچسپ بحث بیان کی ہے جو کہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا غیر عربی الفاظ آ جانے سے قرآن مجید کے الہامی ہونے میں کوئی شبہ پیدا ہوتا ہے خدا تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ کسی زبان کے الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر الہاماً نازل فرمائے۔ اگر ہم گفتگو کرتے وقت متعدد زبانوں کے الفاظ استعمال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں تو یہ حق خدا تعالیٰ سے کون چھین سکتا ہے۔

(۲) بعض مفسرین نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ الفاظ گو غیر عربی تھے لیکن عرب میں مستعمل تھے اور قرآن میں نازل ہونے کے بعد کثرتِ استعمال کی وجہ سے یہ قریب قریب عربی الفاظ کے ہم پلّہ ہو گئے تھے بلکہ اس زبان کا ہی جزو بن گئے تھے۔

(۳) بعض مفسرین کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے قرآن مجید کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ وہ زبانیں جن کا علم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا خدا تعالیٰ نے ان کے الفاظ آپ پر نازل کر دیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فارسی زبان کا مکمل فقرہ الہام ہوا تھا

"این مُشتِ خاک را گر نہ بخشم چہ کُنم"

حضرت مسیح موعودؑ پر بھی یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں کہ آپ کو غیر زبان میں الہام کیونکر ہوئے؟ اسکے جواب میں مندرجہ بالا الہام پیش کرنا چاہیئے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "منن الرحمٰن" میں مسیحیوں کو مسکت جواب دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے یہ کہنا درست نہیں کہ قرآن مجید میں غیر عربی الفاظ داخل کئے گئے ہیں بلکہ قرآن مجید خود امّ الکتب ہے جو امّ القریٰ میں اور امّ الالسنہ یعنی عربی زبان میں نازل ہوا۔ آپ نے فرمایا:-

"اب ہمیں خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآنِ شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور امّ الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی دانوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے وہ عربیٔ مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی اور خطا پر ہیں۔" (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۲۰)

(باقی)

پانچ ہزار (۵۰۰۰) واقفین وقفِ عارضی

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک "وقفِ عارضی" کا نصب العین بہت بلند ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ ہر جگہ تعلیم قرآن مجید کے مراکز قائم کرنا مقصود ہے تاکہ کوئی احمدی چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت۔ ایسے نہ رہے جو قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو۔ پھر اس تحریک کا ایک بہت بڑا مقصد جماعتوں کی تربیت ہے اور ان کی بیداری کو تیز تر کرنا ہے۔ پھر سعید روحوں تک پیغام حق پہنچانا بھی اس کا ایک مقصد ہے۔ ان اہم اور عظیم مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو جذبہ اخلاص و وفا سے معمور ہوں اور اسلام و احمدیت کی سرفرازی کے لئے . . . . .

. . وہ ہر قربانی کے لئے آمادہ ہوں۔ وقفِ عارضی کے ماتحت کام کرنے والے دوست اپنے خرچ کے خود ذمہ دار ہیں اور نظام کے ماتحت مقررہ جماعت میں اپنا عرصۂ وقف گزارتے ہیں۔ عرصہ وقف کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے مقرر ہے۔

احباب جماعت غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا روحانی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کتنی تعداد میں مخلصین کی ضرورت ہے۔ ابھی تک پانصد سے کچھ زائد دوستوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ یہ تعداد کام کے لحاظ سے نہایت قلیل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ کم از کم پانچ ہزار واقفین وقفِ عارضی ہونے چاہئیں۔ اس سال (یکم مئی ۶۶ء تا ۳۰ اپریل ۶۷ء) کے عرصہ میں کم از کم دو ہفتے وقف کرنے والے دوستوں کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہر واقف کو یہ اختیار ہے کہ اپنے حالات کے مطابق یہ معین کر دے کہ وہ کس مہینے میں وقت دے سکے گا۔ نیز یہ بھی لکھ دے کہ میں اپنے مالی حالات کے ماتحت اتنے فاصلہ تک کی جماعتوں میں جا سکوں گا۔ لیکن جگہ کا تعین خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ حضور بالعموم دو دو مبلغوں کا وفد مقرر فرماتے ہیں جن میں سے ایک کو امیر منتخب فرماتے ہیں۔ یہ واقفین اپنا وقت دعاؤں میں، تربیت افراد میں اور اصلاح و ارشاد کے مقاصد میں صرف کرتے ہیں۔ جس سے خود واقفین کو روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ مختصر وقف دراصل مستقل وقف کے لئے پیش خیمہ ہے۔ جب انسان وقف کی لذت سے آشنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو مشاہدہ کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر مستقل اور ساری زندگی کا وقف کس قدر بابرکت چیز ہے۔ جس کے نتیجہ میں اسے اپنی اولاد بھی خدمت دین کے لئے وقف کرنا آسان ہو جائیگا۔ پس وقفِ عارضی کی تحریک ایک عظیم آسمانی تحریک ہے۔ احباب کو اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر اس کی برکات سے بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں افراد کو توفیق بخشے۔

گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ

کورس:- گورنمنٹ انجینئرنگ سکول۔ رسول میں سول انجینئرنگ (CIVIL ENGINEERING) کا تین سالہ ڈپلوما کورس ہوتا ہے۔ ان طلباء کو بھارت ملک میں عموماً "اوورسیر" (OVERSEER) کہتے ہیں۔

شرائط داخلہ:- میٹرک لازمی مضامین کے علاوہ سائنس (کیمیا۔ طبیعات) اختیاری ریاضی اور ڈرائنگ کیساتھ کیا ہوا ہو۔ (دو تین سالوں سے تجربہ میں آ رہا ہے کہ طلباء کی مقررہ تعداد میٹرک فرسٹ ڈویژن طلباء سے ہی پوری ہو جاتی ہے۔)

مفصل معلومات:- تفصیلی معلومات کے لئے ماہ جولائی ۱۹۶۶ء کے ماہنامہ خالد میں "گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول" کے زیر عنوان ایک مفصل مضمون ملاحظہ فرماویں۔ یہ مضمون تقریباً ہر قسم کی معلومات کے لئے کافی ہے اگر مزید معلومات درکار ہوں تو خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

ایک ضروری گذارش:- وہ طلباء جو امسال گورنمنٹ انجینئرنگ سکول میں داخلہ لے رہے ہیں وہ جلدی ہمیں اپنے مکمل ایڈریس بھیجدیں۔ یا وہ دوست جن کے کوئی عزیز یا واقف امسال اس سکول میں داخلہ لے رہے ہوں تو وہ اس اعلان کو پڑھ کر ان طلباء کے مکمل ایڈریس بھیجدیں تاکہ ان کو بروقت ضروری معلومات سے مطلع کیا جا سکے اور داخلہ کے وقت پیش آنے والی ابتدائی مشکلات سے انہیں محفوظ رکھا جا سکے۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

(محمد افضل طاہر روم نمبر ۳۲ فائنل ایر انجینئرنگ سکول۔ رسول)

تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن
عہد خلافت ثالثہ کی پہلی حسین پیشکش

(منقول از ماہنامہ خالد ماہ جون ۱۹۶۶ء)

یہ چند سطور اس قلبی مسرت کے اظہار کے لئے تحریر ہیں جو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تالیف کردہ تفسیر صغیر کے نہایت عمدہ دیدہ زیب ایڈیشن کو دیکھکر حاصل ہوئی اس عظیم الشان اور بے نظیر کتاب کی معنوی خوبیوں کا تو ایک زمانہ پہلے ہی مداح تھا اب حال ہی میں جو اس کا پانچواں ایڈیشن عکسی طباعت میں اعلیٰ قسم کے آرٹ پیپر پر شائع ہوا ہے وہ صوری لحاظ سے بھی ایسا دیدہ زیب ہے کہ جی باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ادارۃ المصنفین کے دفتر کے باہر ــــ جو اس کتاب کا ناشر ادارہ ہے ــــ خریداروں کا اژدہام اس حسین پیشکش کی مقبولیت عامہ کا کافی ثبوت ہے۔ عموماً ہر جمعہ کی شام کو جلد بندی کے کارخانہ سے تیار شدہ کتب کا بنڈل جو تین چار صد نسخوں پر مشتمل ہوتا ہے لاہور سے ربوہ پہنچتا ہے تو اگرچہ ان کی تقسیم کے لئے اگلے روز صبح ۸ بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہوتا ہے۔ تاہم قدردانوں کا ایک ہجوم سرِ شام ہی اسے حاصل کر لینے کے لئے بیتاب نظر آتا ہے اور متعلقہ کارکنان کے لئے "ایک انار و صد بیمار" کے مصداق اچھی خاصی مشکل پیدا ہو جاتی ہے

باوجود اتنی خوبیوں اور کتابت، طباعت، کاغذ اور جلد بندی کے اعلیٰ معیار کے اس کتاب کا ہدیہ فقط پچیس روپے رکھا گیا ہے۔ اور پہلے تین ماہ کے دوران مزید پانچ روپے کی کمی کر دی گئی ہے۔

جو خدام بھائی یہ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں جلدی توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ انہیں اس سے محروم رہنا پڑے گا۔ یا اگلے ایڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا۔ جو کتابت و طباعت وغیرہ کے لحاظ سے تو اسی موجودہ ایڈیشن کا ہی چربہ ہوگا۔ لیکن اس میں کاغذ نسبتاً ہلکی قسم کا استعمال ہوگا۔

خلافتِ ثالثہ کے عہد کی اس پہلی حسین پیشکش پر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اسی طرح ادارۃ المصنفین نیز متعلقہ کاتب، بلاک میکر اور چھاپہ خانہ کے منتظمین کی محنت اور خلوص کو سراہتے ہیں کہ جس کے باعث یہ کتاب اپنے موجودہ ظاہری معیار تک پہنچی۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

معیار اول۔ تاریخ امتحان ۹/۲۲/۶۶ء بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۹/۲۵/۶۶ء بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب : (۱) کشتی نوح

(۲) اذان کے بعد کی دعا اور مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت کی دعائیں

معیار دوم ۔ ناخواندہ و معذورین احباب کے لئے

(۱) کشتی نوح کا مضمون زبانی سنکر

(۲) اذان کے بعد کی دعا اور
مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت کی دعا } زبانی

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ ابھی سے اراکین کرام میں ایسی موثر تحریک فرماویں کہ ہر ایک رکن انصار اللہ شامل امتحان ہو۔ معذورین اور ناخواندہ احباب کو زبانی تیاری کی سہولت مہیا کرنے کے لئے درس کا انتظام کیا جاوے۔ شمولیت امتحان کے لئے وعدے لئے جائیں اور فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ احباب کو ذہن نشین کر دیا جائے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف کے بغور مطالعہ میں بڑی برکت ہے اور اسی سے قرآن کریم کے معارف کھلتے ہیں اور روحانی ترقیات نصیب ہوتی ہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش
احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۱۵)

ہمارے محسن اعظم حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۱۰۱۔ محترمہ بنت مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز لاہور = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۲۔ محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب کرشن نگر لاہور انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۳۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ دختر عبدالرحیم خان صاحب
خوشاب ضلع سرگودھا = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۴۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب راولپنڈی: کڑے طلائی دو عدد

۱۰۵۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد سعید صاحب انصاری
کوارٹر تحریک جدید ربوہ انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسجد فضل عمر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسجد فضل عمر تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر کے سلسلہ میں نظارت بیت المال نے بمطابق چٹھی نمبر $\frac{۲۰}{۲۲/۷/۶۶}$ انجمن کی رسید بکوں کے علاوہ کالج کی پرانی مطبوعہ رسید بکوں پر بھی فراہمی چندہ کی اجازت دی ہے۔ یہ مسجد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے مبارک نام سے منسوب اور نونہالانِ احمدیت کی عبادت اور تربیت کا مقام ہوگی۔ محترم احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاص طور پر تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بہتر ہے کہ ترسیل رقوم مسجد فنڈ تعلیم الاسلام کالج کھاتہ نمبر $\frac{۳۴۰۶}{۱۰۶-۲۹۳}$ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد فضل عمر تعلیم الاسلام کالج)

شکریہ احباب

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس)

میری پیاری بچی عابدہ جبین کی ربوہ میں میری غیر حاضری میں وفات کا زیادہ صدمہ ہونا ایک طبعی امر تھا۔ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ان سب احباب ربوہ و بیرونی مشنز کا جن کے اخلاص سے بھرے ہوئے تعزیت نامے باعث تسلی ہوئے یہاں تبلیغی و تربیتی پروگراموں کی کثرت کی وجہ سے تاحال جواب دینے کا موقعہ نہیں ملا۔ اسلئے سب مخلصین اور ہمدردی رکھنے والے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کی درخواست کرتا ہوں تا اللہ تعالیٰ بچی کی والدہ کو جو لمبی دیر سے بیمار چلی آرہی ہے صحت کاملہ سے نوازے اور ہمیں خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

(محمد اسمٰعیل منیر واقف زندگی۔ مبلغ ماریشس)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا رفیق احمد عمر ۱۵ سال رنگ گندمی قد درمیانہ خاکی وردی قمیص و شلوار خاکی۔ پاپلین ماہ جون کی ۲۰ تاریخ کو گھر سے پڑھنے کے لئے گیا ہوا ہے اسکے بعد سے اُس کا کوئی پتہ نہیں۔ ہم بہت پریشان ہیں اگر کسی کو علم ہو تو براہ کرم اطلاع دیں۔ دولت علی ورذی احمدی تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ڈاکخانہ کالا تہ بمقام چک غازی

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۸۴۔ مکرم مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ منجانب والد محترم مرزا غلام رسول صاحب مرحوم } ۳۰۰ روپے

۳۸۵۔ پرنس ٹرانسپورٹ سرگودھا -- ۳۰۵

۳۸۶۔ مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب ابن چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی -- ۳۰۰

۳۸۷۔ مکرم ماسٹر اللہ خان صاحب ابن بابو احسان اللہ خان صاحب
سیمنٹ بلڈنگ لاہور -- ۵۰۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۳/۷/۶۶ بروز بدھ مکرم لیفٹیننٹ نعمت اللہ صاحب صدیقی پاکستان نیوی کی صاحبزادی امۃ البصیر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ آپکا نکاح مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم اشرف لطیف زبیر صاحب انجینئر پاکستان نیوی سے ہوا تھا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ کراچی کے معززین کے علاوہ پاکستان نیوی کے افسران شامل ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

امۃ البصیر صاحبہ محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کی نواسی ہیں۔

(محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ کراچی)

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ولد چوہدری سردار خان صاحب موصی ۹۲۴۷ قوم جٹ کاہلوں نے بمقام چہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ سے مورخہ ۳۱/۶ کو وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ ان کا سابقہ رہائش بمقام جاڑیاں۔ ڈاک خانہ ظفر آباد ضلع حیدر آباد سندھ تھی۔ دفتر ھذا کو ان کی موجودہ رہائش کا مکمل ایڈریس ان کی وصیت کے سلسلہ میں مطلوب ہے اسلئے اگر موصوف اس اعلان کو خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو علم ہو تو ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر ھذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری کارپردازء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول کے امتحانات یکم اگست سے شروع ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میرے ایک مخلص دوست راجہ محمد اکرم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۲ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے کان کا اپریشن ہوا ہے اور وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد افضل طاہر طالب علم فائنل ایئر انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات)

۳۔ میں ایک مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہوں۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا احمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

۴۔ میرے والد محترم عبدالحکیم صاحب ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور تین چار روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالمنعم ابن میاں عبدالحکیم صاحب ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور)

۵۔ خاکسار و جمیعت ساتھ احمدی لڑکے کیڈٹ کالج پشاور سے مختلف جماعتوں کے امتحان دے رہے ہیں۔ ہم سب کی امتیازی نمبروں میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا سہیل حیدر کیڈٹ کالج پشاور

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۔ ماسکو ۲۲ جولائی ۔ روسی ذرائع کی اطلاع کے مطابق شمالی ویٹ نام نے امریکی ہوابازوں کو ان مقامات پر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے جہاں امریکی طیارے زبردست بمباری کرتے ہیں۔ اس اقدام سے شمالی ویٹ نام کا مقصد دنیا کو یہ دکھانا ہے کہ امریکہ کی بمباری سے شہریوں کو کتنا نقصان پہنچتا ہے۔ ان ذرائع کے مطابق شمالی ویٹ نام نے اپنے فیصلے سے روس اور چین دونوں کو مطلع کر دیا ہے۔

شمالی ویٹ نام نے سرکاری طور پر اس بارے میں کسی قسم کا اعلان نہیں کیا۔ اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ آیا انہوں نے امریکی ہوابازوں پر مقدمہ چلانے کے بجائے امریکہ کو پریشان کرنے کے لئے یہ نیا طریق اختیار کیا ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ امریکی ہوابازوں کو اس خطرہ سے دوچار کرنے کے باوجود ان پر مقدمہ چلایا جائے گا یا نہیں۔

٭۔ لندن ۲۲ جولائی آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق مشہور برطانوی فلسفی برٹرنڈ رسل نے روس سے کہا ہے کہ وہ ۱۰۰ اپنی فضائیہ شمالی ویٹ نام بھیجے تا کمزور ویٹ نامیوں کا دفاع ہو سکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ روس کو اپنی فضائیہ صرف ویٹ نام کے دفاع کے لئے استعمال کرنی چاہیئے اور امریکہ پر جوابی حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔

مائیر ٹرنے تاس کے حوالہ سے روس کا جو بیان جاری کیا ہے اس میں یہ تجویز موجود نہیں۔ اس بیان میں لارڈ رسل نے ویٹ نام کے خلاف امریکہ کی جارحیت کی مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بے بس ویٹ نامیوں پر امریکہ کے حملے جرم کی حیثیت رکھتے ہیں چھوٹی اور کمزور قوموں پر بڑی طاقتوں کی بمباری کو برداشت اور ظلم کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

٭۔ ماسکو ۲۲ جولائی۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ ان امریکی ہوابازوں کو جنگی مجرم سمجھتا ہے جنہوں نے شمالی ویٹ نام پر بمباری کی اور اب ہنوئی میں قید ہیں۔ ریڈیو ماسکو نے کل رات اپنے جنوب مشرقی ایشیا کے پروگرام میں روس کے اس فیصلہ کا اعلان کیا۔

ریڈیو نے کہا روسی حکومت شمالی ویٹ نام کے اس موقف سے پوری طرح متفق ہے کہ امریکی ہوا باز جنگی قیدی نہیں۔ جنگی مجرم ہیں۔ اور ویٹ نامی حکومت کو انہیں سزا دینے کا پورا اختیار حاصل ہے۔

٭ واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ صدر جانسن نے اعلان کیا ہے کہ اگر شمالی ویٹ نام نے امریکی ہوابازوں پر مقدمہ چلایا اور انہیں سزائیں دیں تو امریکہ جوابی کارروائی کرے گا انہوں نے اس کارروائی کے بارے میں مزید وضاحت کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ کل واشنگٹن میں ٹیلی ویژن پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

امریکی صدر نے کہا کہ ہم جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے لئے معاہدہ جنیوا کے تحت شمالی ویٹ نام سے بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی ہوا بازوں کو کسی بھی اصول سے جنگی مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا یہ لوگ فوجی ہیں اور احکامات کی تعمیل کرتے ہیں لیکن ہم یہ ہرگز تسلیم نہیں کریں گے کہ امریکی ہوا باز جنگی مجرم ہیں۔

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ

پھلوں کے خالص جوس اور پھلوں کے مشروبات بنانے کا جدید کارخانہ ہے
اس کے بنے ہوئے جوس اور دیگر مشروبات بہت دل عزیز ہیں
اس ادارہ کو اپنے جوسز اور دیگر مشروبات کے لئے مندرجہ ذیل شہروں میں

ایجنٹ صاحبان کی ضرورت ہے

لائل پور، اوکاڑہ، منٹگمری، ملتان، شیخوپورہ، سکھیکی، چنیوٹ،
ربوہ، سرگودہا، گجرات، جہلم، پشاور، نوشہرہ
جو صاحبان اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ مارکیٹنگ مینجر،
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ بند روڈ۔ لاہور (ڈاک کا پتہ:- ۸۳ ڈی مال لاہور)
کی طرف رجوع کریں۔ ٹیلیفون نمبر ۶۸۲۶۸

ولادت

مورخہ ۱۵/۷/۶۶ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان کے ساتھ میرے ہم زلف مکرم پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج تھانہ مالاکنڈ ایجنسی کو چار بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نومولود مکرم حضرت مرزا غلام رسول مرحوم آف پشاور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور مکرم راجہ علی محمد خان صاحب سابق ناظر بیت المال کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ خدمت دین کی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(لفٹیننٹ محمد اسلم، پاکستان نیوی۔ نیول آفیسر حال وارد کوہاٹ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:-

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم و ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	P2/36/-66 مختلف اقسام کی چوکیں ۲۳۴۹۸ عدد	۱۰ روپے	۱۸/۷/۶۶ تا ۱۰/۸/۶۶	۱۱/۸/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۱۱/۸/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح۔
۲	P2/472/5-65 "ڈویژن" انکلوژننگ کے لئے شفاف گلاس ۲۳۵۰۰ عدد	۱۵ روپے	۱۹/۷/۶۶ تا ۱۱/۸/۶۶	۱۳/۸/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۱۳/۸/۶۶ بوقت ۸½ بجے صبح

۲۔ آئٹم نمبر ۲ کے لئے ڈرائنگ (اگر مطلوب ہوں) درخواست دینے پر چیف کنٹرولر آف پرچیز کے دفتر سے -/۲ روپے کے عوض خریدی جا سکتی ہیں
۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (ایسٹ) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے)
صرف انہی مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔
ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(7) / 3305 Lahore

ماہنامہ مرکزیہ "انصار اللہ" کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمایئے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

نیکی اِس بات کا نام نہیں کہ فطرت کو کچل دیا جائے

فطری قوتوں سے صحیح رنگ میں کام لینا اصل نیکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جو تعلیم فطرت کے جذبات کو کچلنے والی ہو سچی نہیں ہو سکتی فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ صحیح تعلیم ہمیشہ فطرت کے مطابق ہوتی ہے جو تعلیم فطرت کے جذبات کو کچلنے والی ہو وہ سچی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وحی اس لئے نازل ہوتی ہے کہ نفس کو اونچا کیا جائے اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ اسے مار دیا جائے اور اس کی طاقتوں کو کچل کر رکھ دیا جائے۔ اسی حکمت کے ماتحت قرآن کریم نے رہبانیت سے منع کیا ہے اور اسی حکمت کے ماتحت اس نے طیب چیزوں کو اپنے نفس پر حرام قرار دے دینا جائز نہیں رکھا۔

دوسرے مذاہب فطرت کی بعض طاقتوں کو کچلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ نیکی ہے۔ مگر اسلام اسے نیکی قرار نہیں دیتا اسلام یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر جو قوتیں پیدا کی ہیں صرف ان کا تسویہ ہونا چاہیئے اور ان کے استعمال میں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تم فطرت کو مار دو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ تم فطرت سے اونچا مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ فطرت کا علم ایک مجمل علم ہوتا ہے اور مجمل علم سے نجات نہیں ہو سکتی۔ محض کسی کا یہ کہہ دینا کہ فلاں شخص لاہور میں رہتا ہے ہمیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا جب تک ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ لاہور کے فلاں محلہ اور فلاں گلی میں رہتا ہے یا فلاں موڑ پر اس کا مکان ہے تا کہ ہمیں اس کی تلاش میں کوئی دقت نہ ہو اور آسانی سے ہم اس کے مکان پر پہنچ سکیں پس قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا کے معنے ہوئے کہ اگر تم اپنی فطری طاقتوں کو ابھارتے ہو تو الٰہی مدد کو حاصل کر لیتے ہو اگر تم ان طاقتوں کو دباتے ہو اور اس چیز کو ضائع کر دیتے ہو جو تمہیں ہتھیار کے طور پر دی گئی تھی تو تم کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے

اللہ تعالیٰ نے جس قدر قوتیں پیدا کی ہیں سب انسان کی ترقی اور اس کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں اور یہ وہ ہتھیار ہیں جن سے مختلف مقامات پر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ان میں سے کسی ایک ہتھیار کو بھی پھینک دیتے ہیں اور اپنی کسی قوت کو لغو قرار دے کر کچل دیتے ہیں تو ہم اپنی کامیابی کی منزل کو اپنے ہاتھ سے دور کرنے والے بن جاتے ہیں مثلاً خدا تعالیٰ نے انسان میں عفو کی بھی قوت پیدا کی ہے اور انتقام کی قوت بھی پیدا کی ہے اور یہ دونوں قوتیں ایسی ہیں جن کا برمحل استعمال دنیا کی ترقی میں بہت ممد ہوتا ہے۔ کئی مقامات ایسے ہوتے ہیں جہاں انتقام سے کام لینا ضروری ہوتا ہے۔ نہ ہر جگہ عفو قابل تعریف ہوتا ہے اور نہ ہر جگہ انتقام قابل تعریف ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں قوتیں اپنی اپنی جگہ نہایت ضروری ہیں لیکن اگر ہم عفو کی قوت کو کچل دیتے ہیں یا انتقام کی قوت کو لغو قرار دے کر اس سے کام نہیں لیتے تو ہم اپنی ناکامی کے سامان آپ مہیا کرتے ہیں۔ کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جب فطرت کو کچلا نہ جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر قوتیں پیدا کی ہیں ان کا جائز اور برمحل استعمال کیا جائے جو شخص اپنی فطرت کو کچل کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ بڑا با اخلاق ہے یا اپنی فطری استعدادوں کو مٹا کر یہ سمجھتا ہے کہ اس نے نیکی کا بہت بڑا مقام حاصل کر لیا ہے وہ انتہا درجہ کی غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ نیکی اس بات کا نام نہیں کہ فطرت کو کچل دیا جائے۔ یا اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ طاقتوں کو ضائع کر دیا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ فطرت کو بیدار کیا جائے اور ان قوتوں سے صحیح رنگ میں کام لیا جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ دوم صفحہ ۳۹،۳۸)

"امانت فنڈ تحریک جدید
میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش
بھی ہے اور خدمت دین بھی"
(المصلح الموعودؓ)

تعلیم الاسلام کالج کے اولڈ بوائز سے اپیل

اپنے کالج کی مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں

تعلیم الاسلام کالج کی مسجد کی تعمیر کے متعلق ایک گزشتہ اشاعت میں اعلان کیا جا چکا ہے اور اس ضمن میں نظارت بیت المال نے تیس ہزار روپے کی فراہمی کی اجازت بھی دے دی ہے۔ موسمی تعطیلات کے دوران کالج کے بعض اساتذہ کرام مختلف مقامات پر احباب کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس نیک کام میں پوری پوری امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ لہٰذا کالج کے اولڈ بوائز سے گزارش ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا کہ کالج کی ایک اہم دینی ضرورت پوری ہو۔ عطیہ کی رقوم براہ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ، امانت مسجد تعلیم الاسلام کالج میں بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

۲۱ - ۲۲ - ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۶۶ء

ہمارے آئندہ سالانہ اجتماع کی خصوصیات

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خدام سے خطاب
۲۔ آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب
۳۔ شوریٰ خدام الاحمدیہ کا انعقاد
۴۔ علمی مقابلے۔
۵۔ ورزشی مقابلے۔
۶۔ تلقین عمل۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا مسمّی

عزیز اللہ خان (واقف زندگی) تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ آج بذریعہ ڈاک گھر (کامو کے) سے اطلاع ملی ہے کہ علاج جاری ہے مگر بخار نہیں اترا اور نہ کم ہوا ہے۔ بچہ از حد بیقراری کی حالت میں ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

رحیم اللہ خان تعلیم القرآن کلاس ربوہ۔ ہیڈ ماسٹر ایم سی پرائمری سکول کاموکے ضلع گوجرانوالہ

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم میاں مولا بخش صاحب بھیروی حال لائل پور مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۶ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین

(حفیظ الرحمٰن۔ لائل پور)